

ملکی وحدت کے لئے جو جاتی ہے۔
(ب) معاشرتی قوت لائے

معاشرے میں دولت ملی وہی حقیقت ہوتی ہے جو انسانی جسم میں
خون کی گردش ہے۔ اگر یہ گردش نہیں ہے تو وہ مر جاتا ہے۔ جیسا کہ
جائے تو لوہے کی لکڑی کے ساتھ ہے۔ اگر وہ لکڑی کے ساتھ ہے تو وہ
لکڑی کے ساتھ ہے۔ اگر وہ لکڑی کے ساتھ ہے تو وہ لکڑی کے ساتھ ہے۔
طریقہ کار کے لئے یہ ہے کہ وہ لکڑی کے ساتھ ہے۔ اگر وہ لکڑی کے
سفر کے لئے یہ ہے کہ وہ لکڑی کے ساتھ ہے۔ اگر وہ لکڑی کے ساتھ ہے
طریقہ کار کے لئے یہ ہے کہ وہ لکڑی کے ساتھ ہے۔ اگر وہ لکڑی کے
سفر کے لئے یہ ہے کہ وہ لکڑی کے ساتھ ہے۔ اگر وہ لکڑی کے ساتھ ہے
طریقہ کار کے لئے یہ ہے کہ وہ لکڑی کے ساتھ ہے۔ اگر وہ لکڑی کے
سفر کے لئے یہ ہے کہ وہ لکڑی کے ساتھ ہے۔ اگر وہ لکڑی کے ساتھ ہے

ترجمہ: یہاں سے فعال ہیں۔ فتنہ لڑاؤ کے لئے ہے۔ لکڑی کے لئے ہے۔

اور پھر یہ کہ لکڑی ہے۔

(2) چاندی :- سارے کو باجس تو ل

(3) روپیہ، پیسہ اور ساواں :- بسو نہ ۔ چاندی دونوں میں سے
کدسی ایک قیمت کے برابر

زکوٰۃ کے فوائد

۱۔ معاشی فوائد:-

چونکہ سودی نظام معیشت میں محنت کے مقابلے میں سرمایہ کی
افادیت کمپیں زیادہ ہے اس لیے محنت کش اور کارکن طبقہ
مستعطل، غریب، لیے غریب، تریو تاجا جاتا ہے اور سرمایہ دار مختلف
طریقوں سے اس کی دولت تحفیہ تاجا جاتا ہے اس طرح معاشی
نظام مفلوج ہو رہا جاتا ہے زکوٰۃ اس صورت حال کو ترمیم
کے لیے اس نظام کے ذریعے دولت کو ایک دھارے پر کھینچ کر
غریب طبقہ کی جانب کی جاتا ہے جس سے غریب کی معاشی
حالت تریو جاتی ہے قرآن میں اشارہ ہے
ترجمہ :- مومنان اللہ سے دلو اور بزرگوں کو خیرات ہو۔

ادائیگی زکوٰۃ:-

ادائیگی زکوٰۃ کو ایک یہ فائدہ ہے کہ زکوٰۃ کے ذریعے پیرایوں والی
کی کو پورا کرنے کے لیے صاحب مال اپنی دولت سے کسی نہ کسی منفعت
بخش کا اور بار میں لگانے پر مجبور ہو جاتا ہے جس سے سرمایہ کاری
میں افراط ہو جاتا ہے چونکہ زکوٰۃ کی شرح صرف ۲.۵٪ ہے
لہذا صاحب مال یہ رقم دیگر قسم کے کھالی شکلوں کے مقابلے
میں خوش دلی اور دریافت داری سے ادا کرتا ہے اور اپنا سرمایہ پوری
آزادی سے کھلے گا اور بار میں لگاتا ہے جب کہ کھالی شکلوں کی
ادائیگی کے خوف سے سرمایہ چھپانے کا رجحان ہو جاتا ہے جس سے

ہماری حکمت والا ہے

اس آیت کی روشنی میں مصارف زکوٰۃ درج ذیل ہیں:

- (1) ان لوگوں کی روایت ہے کہ پاسبانوں کی اعانت میں سے پاسبانوں کو پانچ سو روپے
- (2) ان لوگوں کی اعانت جو زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے محروم ہیں
- (3) ان زکوٰۃ کی وصولی پر متعین عملے کی تنخواہیں
- (4) ان لوگوں کی اعانت جو نو مسلموں کو تاکہ ان کی تالیف قلب ہو سکے

(5) غلاموں اور ان لوگوں کو آزاد کرنے کے مصارف جو قید و بند ہیں

(6) الیہ لوگوں کے قرضوں کی ادائیگی جو نادار ہیں

(7) جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے دین کی تبلیغ میں جان و مال کی عانت

(8) مسافر جو حالت سفر میں ہو ایک انصاف بنوئے گوا اپنے گھر پر دولت رکھنا

(9) جب اسلامی نظام حکومت قائم ہو تو اجتماعی زکوٰۃ دینا لازم ہوگا البتہ اگر کسی خطہ زمین میں مسلمان غیر اسلامی حکومت کے زیرِ فوجان آجائیں تو اس صورت میں تنظیموں یا باہمی تعاون کے دوسرے اداروں کے ذریعہ زکوٰۃ ادائی جا سکتی ہے۔

زکوٰۃ کے انصاف:-

زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خالص عقدار ہیں سو ناز چاندی، اوپے یا سواغان تجارت ہو اس خالص عقدار کو انصاف اور الیہ لوگوں کو صاحب انصاف کہتے ہیں۔ مختلف اشیا کو انصاف یہ ہے:

(1) سونا:- سارا کھسارت تو ہے

سودے اور چاندی کاغذ پر یہ ہے:

1- سودا: سارا کھسارت تو ہے

2- چانس: سارا کھسارت تو ہے

سوال نمبر 2

زکوٰۃ:-

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک کرنے کے ہیں جو انسان زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم و مطابق نہ صرف اپنے مال کو پاک کر لیتا ہے بلکہ اس کے ذریعے اپنے دل کو بھی دولت منی ہو جس سے پاک کرتا ہے اور دولت کے مقابلے میں اس ربانی محبت کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے جس کے حکم پر وہ دولت کو قربان کر دیتا ہے۔

ترجمہ:-

اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح پر قرض دینا تو وہ دو چیزوں سے اس کو تمیاز دے لیے اور تم کو بخشے اور اللہ قدر دان ہے اور تحمل والا۔

زکوٰۃ کے مصارف:-

تفسیر زکوٰۃ کی حدیث بھی اللہ تعالیٰ نے خود متعین فرمادی ہے۔

ترجمہ:-

زکوٰۃ تو صرف غریبوں اور محتاجوں اور فاقوں کا حق ہے جو اس پر فقر میں ہیں۔ نیز ان کا دل جوئی فطوری ہے اور زکوٰۃ کو صرف کیا جائے گا۔ گریہوں کے چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مصارف کی امداد میں۔ یہ سب قرض ہے۔ یہ سب قرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ بڑا جاننے والا،

نامہ: شلیلہ رفاقت علی
اسلامیات

سوال نمبر ۱

محضر جوابات دیں:-

زکوٰۃ:-

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک کرنے کے ہیں۔ جو انسان زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نہ صرف وہ اپنے مال پاک کر لیتا ہے بلکہ اس کے ذریعے سے اپنے دل کو دولت کی بھوس سے پاک کر لیتا ہے اور دولت کے مقابلے میں طلب رب کی محبت کو جگہ دیتا ہے جس کے حکم پر وہ دولت کو قربان کر دیتا ہے۔

(۲)

حج:-

مرا لایہ ہے کہ جامع عبادت اللہ تعالیٰ کی خاطر فرض کی گئی ہے۔ اور اس کا اپنے بندوں پر حق بھی ہے لیکن اس سے اللہ تعالیٰ کی کوئی اپنی عزت و اہمیت نہیں۔ بلکہ اس کے ذریعے بندوں کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے۔ ادا کی گئی حج کا سب سے بڑا فائدہ کنالوں کی بخشش ہے۔

ترجمہ:-

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تعمیل میں حج کرتا ہے اور وہ ان حج فسخ و فحجرا سے باز رہتا ہے وہ کنالوں سے اس طرح پاک ہو کر لڑتا ہے تو یہاں بھی وہ ان کے پیچھے سے پیدا ہوا ہے۔